سورة الانعام

آیات ۸ - ۱۸

وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ
بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٤ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٥
مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝١٦ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ
بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٧ وَهُوَ
الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝١٨

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ ۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ - اور انھوں نے کہا کیوں نہیں اتارا گیا

عَلَيْهِ مَلَكٌ - ان پر کوئی فرشتہ

مَلک - فرشتہ (جمع مَلَائِکَۃ)

وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا - اور اگر ہم اتارتے کوئی فرشتہ

أَنْزَلَ يُنْزِلُ ، إِنْزَالاً - اتارنا (IV)

لَّقُضِيَ الْاَمْرُ - تو فیصلہ کردیا جاتا معاملے کا

لَ - لام تاکید

قَضَى يَقْضِي ، قَضَاءً - فیصلہ کرنا

ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ - پھر وہ لوگ مہلت نہ دیئے جاتے

اَنْظَرَ يُنْظِرُ ، إِنْظَارًا - مہلت دینا (IV)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا -اور اگر ہم بناتے اس (رسول) کو ایک فرشتہ

لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا - تو یقیناً ہم بناتے اس کو ایک مرد (انسان)

وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠

وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ -اور ہم ضرور مُشتَبَہ کرتے ان پر

لَبَسَ يَلْبِسُ ، لَبْسًا - شک میں پڑنا، شبہ ڈالنا، مشتبہ کرنا

مَّا يَلْبِسُوْنَ - اس کو جو یہ شک کرتے ہیں

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ - اور بیشک مذاق اڑایا گیا ہے

بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ - رسولوں کا اس سے پہلے

فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ -تو گھیرے میں لے لیا ان کو جنھوں نے

(ح ي ق)

حَاقَ يَحِيْقُ ، حَيْقًا گھیرے میں لینا (کسی چیز کا کسی پر نازل ہو کر اسے گھیر لینا)

سَخِرُوْا مِنْهُمْ - تمسخر کیا ان سے

مَّا كَانُوْا بِهٖ - جس کا وہ تھے

{ وہ جس کا مذاق اڑایا کرتے تھے }

يَسْتَهْزِءُوْنَ - مذاق اڑاتے

اِسْتَهْزَأَ يَسْتَهْزِئُ ، اِسْتِهْزَاءً مذاق اڑانا (X)

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ ٨ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا
لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ ٩ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ
سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ١٠

کہتے ہیں کہ اس نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اگر کہیں ہم نے فرشتہ اتار دیا ہوتا تو اب تک کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا، پھر انہیں کوئی مہلت نہ دی جاتی، ور اگر ہم فرشتے کو اتارتے تب بھی اسے انسانی شکل ہی میں اتارتے اور اس طرح انہیں اُسی شبہ میں مبتلا کر دیتے جس میں اب یہ مبتلا ہیں، اے محمدؐ! آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، مگر ان مذاق اڑانے والوں پر آخر کار وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے

They also say: 'Why has no angel been sent down to this Prophet?' Had We sent down an angel, the matter would surely have long been decided and no respite would have been granted them. Had We appointed an angel, We would have sent him down in the form of a man - and thus We would have caused them the same doubt which they now entertain. And indeed before your time (O Muhammad!) many a Messenger has been scoffed at; but those who mocked at them were encompassed by the Truth they had scoffed at.

وَقَالُوا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹

فرمائشی معجزوں کے بارے میں قانون ودستورالٰہی

- کفار کا دوسرا بہانا یہ تھا کہ پیغمبر پر فرشتہ کیوں نہیں اترتا ؟ یعنی اس طرح کیوں نہیں اترتا کہ ہم اسے اترتا ہوا دیکھیں اور پھر وہ آ کر گواہی دے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ، یعنی پیغمبر نے اتنے عظیم کام کو اکیلے ہی اپنے ہاتھ میں کیوں لے لیا ہے؟اس بات پر تعجب تھا کہ خالق ارض وسماء کسی کو پیغمبر مقرر کرے اور پھر اس طرح اسے بے یارومددگار، پتھر کھانے اور گالیاں سننے کے لیے چھوڑ دے۔
- اس کے جواب میں یہاں بتایا گیا ہے کہ فرشتے کے نزول میں دو خرابیاں مضمر ہیں :
- ایک یہ کہ اگراس کے باوجود یہ ایمان نہ لاتے تو پھر ان کی ہلاکت یقینی ہو جاتی کیونکہ خدا کا یہ دستور ہے کہ جب وہ فرمائشی معجزہ دکھادے تو پھر نہ ماننے والوں پر فوراً عذاب نازل ہو جایا کرتا ہے۔اس لیے فرماتا ہے کہ اگر ان کا یہ مطالبہ تسلیم کرلیا جاتا تو ان کا کام تمام ہو جاتا اور انھیں ہر گز مہلت نہ ملتی
- دوسری خرابی یہ لازم آتی کہ چونکہ فرشتے لطیف جسم رکھتے ہیں اس لیے نظر نہیں آتے۔ لہٰذا ان کے نظر آنے کی یہی صورت ہو سکتی تھی کہ انسان کی شکل میں متشکل ہو کر آئیں تو اس صورت میں نہ ماننے والوں کو یہ بہانا پیش کرنے کا موقع مل جاتا کہ آیا یہ واقعی فرشتہ ہے یا کوئی آدمی ہے جسے اس غرض کے لیے بلوایا گیا ہے؟ یعنی یہ سارا معاملہ ہی مشتبہ ہو جاتا

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝

پردۂ غیب کی حکمت

- ایمان لانے اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لینے کے لیے جو مہلت ملی ہوئی ہے یہ اسی وقت تک ہے جب تک حقیقت پردہ غیب میں پوشیدہ ہے۔ اگر غیب کا پردہ اٹھ جائے تو پھر امتحان ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد تو پھر نتیجے کا اعلان کرنا ہی باقی رہ جاتا ہے
- دنیا کی زندگی ایک امتحان کا زمانہ ہے، اور امتحان اس امر کا ہے کہ تم حقیقت کو دیکھے بغیر عقل و فکر کے صحیح استعمال سے اس کا ادراک کرتے ہو یا نہیں، اور ادراک کرنے کے بعد اپنے نفس اور اس کی خواہشات کو قابو میں لا کر اپنے عمل کو حقیقت کے مطابق درست رکھتے ہو یا نہیں، اس امتحان کے لیے غیب کا غیب رہنا لازم
- اس ایمان کا اللہ کے یہاں کوئی اعتبار نہیں، جو حجابات کے کھل جانے اور حقائق کا بچشم سر مشاہدہ کر لینے کے بعد لایا جائے۔ مثلاً دوبارہ جی اٹھنے، حشر نشر، حساب کتاب، فرشتوں، دوزخ و جنت کو دیکھ لینے کے بعد اگر کوئی ایمان لاتا ہے تو اس ایمان کی کیا قدر قیمت ہے؟

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾

آپ ﷺ کو تسلی

- آپ ﷺ کے ساتھ کفار مکہ کا سلوک، اعتراضات اور استہزاء پر آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپؐ دل گرفتہ نہ ہوں ، یہ ایسا پہلی مرتبہ نہیں ہو رہا۔ آپؐ سے پہلے بھی انبیاء علیہ السلام کے ساتھ منکرین حق کا یہی سلوک رہا ہے۔ وہ بھی ان گستاخیوں اور بے ادبیوں کے باعث برباد کر دیئے گئے اور ان کا انجام بھی سنت الٰہیہ کے مطابق یہی ہوگا کہ نیست ونابود کر دیئے جائیں گے۔
- ناملائم حالات ، نامساعد سانحات ، طعن و تشنیع ، سب و شتم ، دشنام طرازی... تو اس راہ کے سنگ ہائے میل ہیں ۔اس راہ کے سب مسافرینِ باوفا نے ان کا سامنا کیا مگر انھوں نے کبھی ایسے حوصلہ شکن حالات میں گھبرا کر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کی۔
- یہ لوگ جو تمسخر اڑا رہے ہیں ، ان کو ہمیشہ اس کی کھلی چھٹی نہیں ملی رہے گی بلکہ وہ وقت دور نہیں ، جب یہ لوگ اپنے جرائم کی پاداش میں پکڑے جائیں گے اور یہی استہزاء اور یہی ان کی حرکتیں ، ان کے لیے وبال جان ثابت ہوں گی اور عذاب کا باعث بن جائیں گی۔
- اس آیت میں رسول کریم ﷺ کی کامیابی اور فتح کی خوش خبری ہے کہ تمسخر کرنے والوں کا انجام کیا ہوگا اور ساتھ ہی تمسخر کرنے والوں کے لیے بھی ان کے انجام بد کی خبر دے دی گئی ہے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ مکہ میں دی جانے والی یہ خبر سو فیصد صحیح ثابت ہوئی۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ - آپ کہہ دیجئے تم لوگ چلو پھرو زمین میں

سَارَ يَسِيْرُ ، سَيْرًا - چلنا پھرنا، سیر کرنا	اردو: سَیر، سیرت، سیّار، سیارہ، سِیر

ثُمَّ انْظُرُوْا - پھر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ - کیسا تھا انجام

عاقبت - انجام

عقب - پیچھے، پاؤں کا پچھلا حصہ (ایڑی)

عقاب - پیچھا کرنے والا (شکارکا)

عاقبت - (اعمال کے پیچھے ان کا) انجام

عقوبت - سزا

الْمُكَذِّبِيْنَ - جھٹلانے والوں کا

قُلْ لِّمَنْ مَّا - آپ کہہ دیجئے کس کا ہے وہ جو

فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ - آسمانوں اور زمین میں ہے

قُلْ لِّلّٰهِ - آپ کہئے اللہ کا ہے

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ - اس نے لکھ دیا (واجب کرلیا) اپنے آپ پر

كَتَبَ يَكْتُبُ ، كِتَابَةً لکھنا، فرض کرنا

الرَّحْمَةَ - رحمت کو

لَيَجْمَعَنَّكُمْ - وہ لازماً جمع کرے گا تم کو

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن کی طرف

لَا رَيْبَ فِيْهِ - کوئی شک نہیں ہے جس میں

رَيْب: شک

(ر ي ب)

اردو میں لاریب مستعمل ہے

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا - وہ جنھوں نے گھاٹے میں ڈالا

اَنْفُسَهُمْ - اپنے آپ کو

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ - وہ ایمان نہیں لائیں گے

قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ ثُمَّ انۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۱﴾ قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ
قُلۡ لِّلّٰہِ ؕ کَتَبَ عَلٰی نَفۡسِہِ الرَّحۡمَۃَ ؕ لَیَجۡمَعَنَّکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ؕ اَلَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا
اَنۡفُسَہُمۡ فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾

ان سے کہو، ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے، ان سے پوچھو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ کہو سب کچھ اللہ ہی کا ہے، اس نے رحم و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے (اسی لیے وہ نافرمانیوں اور سرکشیوں پر تمہیں جلدی سے نہیں پکڑ لیتا)، قیامت کے روز وہ تم سب کو ضرور جمع کرے گا، یہ بالکل ایک غیر مشتبہ حقیقت ہے، مگر جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود تباہی کے خطرے میں مبتلا کر لیا ہے وہ اسے نہیں مانتے

Say: 'Go about journeying the earth, and behold the end of those who gave the lie (to the Truth).' Ask them: 'To whom belongs all that is in the heavens and on the earth?' *9 Say: 'Everything belongs to Allah.' He has bound Himself to the exercise of mercy (and thus does not chastise you for your disobedience and excesses instantly). Surely He will gather you all together on the Day of Resurrection - the coming of which is beyond doubt; but those who have courted their own ruin are not going to believe.

محمد اقبال

قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ انْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام

- آپ ﷺ کو فرمایا جارہا ہے کہ آپؐ ان منکرین حق کو بتادیں کہ تمہیں اگر دلائل کے حوالے سے میری دعوت سمجھ نہیں آرہی اور معجزات کا ظہور تمہارے لیے بے اثر ثابت ہو رہا ہے تو پھر کم از کم تاریخ کے آئینے میں ان قوموں کا انجام دیکھنے کی کوشش کرو جو تم سے پہلے اس صورتحال سے گزری تھیں
- انھوں نے انبیاء علیہ السلام کی دعوت حق پر یہی رویہ اختیار کیا جو تمہارا ہے، تو دیکھو پھر ان کا انجام کیا ہوا۔ ان کی تاریخ تمہارے اپنے ملک میں جابجا پھیلی ہوئی ہے ان قوموں کی تاریخ کے پیشتر واقعات سے واقف ہو کیونکہ وہ آج تک تمہاری قوم میں سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہے ہیں
- مزید یہ کہ تم اپنے تجارتی اسفار ، میں ان کے کھنڈرات سے بھی گزرتے ہو اور ان کے یہ کھنڈرات، ان کے اقتدار ، ان کی عظمت ، ان کی خوشحالی اور ان کی طاقت کے منہ بولتے ثبوت ہیں
- یہ ساری قومیں اپنے اپنے وقتوں میں نہایت ترقی یافتہ قومیں تھیں اور نہایت پر تعیش زندگی گزار رہی تھیں۔ لیکن ان کے عقائد اور اخلاق کے بگاڑ نے جب ناگفتہ بہ صورت اختیار کرلی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لیے پیغمبر اور رسول بھیجے۔ جب انھوں نے ان کی دعوت قبول کرنے کی بجائے ان کے ساتھ وہی رویہ اختیار کیا جو مشرکین مکہ آنحضرت ﷺ سے اختیار کرچکے ہیں تو بالآخر ان میں سے ایک ایک قوم اللہ کے بدترین عذاب کا شکار ہوئی

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

اللہ کی رحمت کا لازمی تقاضا "قیامت کا ظہور" ہے

- یہ قومیں جو عبرت کا سامان بن کے رہ گئی ہیں۔ان کی تباہی کی داستانیں دھراتے ہیں۔اس آئینہ کو دیکھتے ہوئے،اب تم جواب دو کہ آسمانوں اور زمینوں کا مالک کون ہے؟
- کئے گئے سوال پر خود اللہ کا جواب دینا اور کفار کے جواب کا انتظار نہ کرنا جواب کے بدیہی ہونے کا اظہار ہے یعنی مخاطب کے لیے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ زمین اور آسمانوں کے موجودات پر اللہ تعالیٰ کی علی الاطلاق ملکیت واضح اور ناقابل انکار ہے
- لیکن یاد رکھو! قوموں کے مجرمانہ رویے،اللہ کے قانون اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ ظالمانہ طرزِ عمل کا نتیجہ تو یہی ہونا چاہیے کہ انھیں فوراً اس کی پاداش میں پکڑ لیا جائے۔ قومیں بھی اس عذاب کا شکار ہوں لیکن اس کی رحمت کا تقاضا یہ ہے (۱) وہ بداعمال افراد، گرہوں اور قوموں کو فوراً سزا نہ دے تاکہ انکار، تکذیب اور سرکشی کے اس طرزِ عمل پہ انہیں سنبھلنے کا موقع مل سکے اور اپنا اصلاح احوال کر سکیں اور (۲) اس کے آواز پہ لبیک کہنے والے جانثار نوازے جائیں
- رحمت کے ذکر کے بعد قیامت میں جمع کرنے کا تذکرہ،اسی حوالے سے ہے کہ رحمت کا لازمی تقاضہ قیامت کا وجود ہے کہ یہی وہ دن ہے جب مطیع، فرمانبردار، صالحین، شہداء اور انبیاء اپنی قربانیوں اور خدمتوں کا صلہ پائیں گے اور مجرمین انجامِ بد سے دوچار ہو کر عذابِ الٰہی کے مستحق ہوں گے

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۳﴾ قُلۡ اَغَیۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ هُوَ یُطۡعِمُ وَ لَا یُطۡعَمُ ؕ

وَلَهٗ مَا سَكَنَ - اور اس کا ہی ہے وہ جو ٹھہرا

فِی الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ - رات میں اور دن میں

وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ - اور وہ سب کچھ سننے والا ہے جاننے والا ہے

قُلۡ اَغَیۡرَ اللّٰهِ - آپ کہئے کیا اللہ کے علاوہ (کسی) کو

اَتَّخِذُ وَلِیًّا - میں بناؤں کارساز

اَتَّخَذَ یَتَّخِذُ ، اِتِّخاذًا - بنانا (VIII)

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - جو زمین اور آسمانوں کو وجود بخشنے والا ہے

وَ هُوَ یُطۡعِمُ - اور وہ کھلاتا ہے

طَعِمَ یَطْعَمُ ، طَعَامًا و طَعْمًا - کھانا

وَ لَا یُطۡعَمُ - اور اس کو کھلایا نہیں جاتا

أطْعَمَ یُطْعِمُ ، إطْعَامًا - کھلانا (IV)

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَ لَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۴﴾ قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ - آپ کہئے کہ مجھ کو حکم دیا گیا

اَنۡ اَکُوۡنَ - کہ میں ہو جاؤں

اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ - پہلا جو فرماں بردار ہوا

أَسْلَمَ يُسْلِمُ ، إِسْلَامًا - فرماں بردار ہونا اسلام قبول کرنا (IV)

وَ لَا تَکُوۡنَنَّ - اور نہ تم ہو ہرگز

مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ - شرک کرنے والوں میں سے

قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ - آپ کہئے میں ڈرتا ہوا

اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ - اگر میں نافرمانی کروں اپنے رب کی

عَصَى يَعْصِي ، عِصْيَانًا نافرمانی کرنا

عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ - ایک عظیم دن کی عذاب سے

وَ لَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۳﴾ قُلۡ اَغَیۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ هُوَ یُطۡعِمُ وَ لَا یُطۡعَمُ ؕ قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَ لَا تَكُوۡنَنَّ
مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۱۴﴾ قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾

رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے میں جو کچھ ٹھیرا ہوا ہے، سب اللہ کا ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے، کہو، اللہ کو چھوڑ کر کیا میں کسی اور کو اپنا سرپرست بنالوں؟ اُس خدا کو چھوڑ کر جو زمین وآسمان کا خالق ہے اور جو روزی دیتا ہے روزی لیتا نہیں ہے؟ کہو، مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں اُس کے آگے سر تسلیم خم کروں (اور تاکید کی گئی ہے کہ کوئی شرک کرتا ہے تو کرے) تو بہرحال مشرکوں میں شامل نہ ہو۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے

And to Him belongs all that dwells in the night and the day. He is All-Hearing, All-Knowing. Say: 'Shall I take for my guardian anyone other than Allah - the Originator of the heavens and earth; He Who feeds and Himself is not fed?' *10 Say: 'Surely I have been commanded to be the first among those who submit (to Allah) and not to be one of those who associate others with Allah in His divinity (even though others may do so). Say: 'Surely do I fear, if I disobey my Lord, the chastisement of an awesome Day

قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ هُوَ يُطۡعِمُ وَ لَا يُطۡعَمُ ؕ قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَ لَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۴﴾

اللہ کی ربوبیت اور پروردگاری

- اللہ کے سوا جن جن ہستیوں کو لوگوں نے الٰہ اور رب کا درجہ دے رکھا ہے وہ سب کے سب، بندوں کو رزق دینے کے بجائے الٹا ان سے رزق پانے کے محتاج ہیں۔
- کوئی فرعون خدائی کے ٹھاٹھ نہیں جما سکتا جب تک اس کے بندے اسے ٹیکس اور نذرانے نہ دیں۔ کسی صاحب قبر کی شان معبودیت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اس کے پرستار اس کا شاندار مقبرہ تعمیر نہ کریں۔ کسی دیوتا کا دربار خداوندی سج نہیں سکتا جب تک اس کے پجاری اس کا مجسمہ بنا کر کسی عالی شان مندر میں نہ رکھیں اور اس کو تزئین و آرائش کے سامانوں سے آراستہ نہ کریں۔ سارے بناوٹی خدا بیچارے خود اپنے بندوں کے محتاج ہیں۔
- صرف ایک خداوند عالم ہی وہ حقیقی خدا ہے جس کی خدائی آپ اپنے بل بوتے پر قائم ہے اور جو کسی کی مدد کا محتاج نہیں بلکہ سب اسی کے محتاج ہیں۔ تو ایسے خالق، مالک، مولا اور کارساز کو چھوڑ کر کیا میں کسی اور کو اپنا ولی اور حمایتی بنالوں؟ یہ تو بڑی حماقت کی بات ہے، بڑے گھاٹے کا سودا ہے۔
- تم اگر اپنے رویے سے نہیں رک رہے ہو تو تم جانو اور تمہارا خدا جانے، میں تو اسی کے حکم کی تعمیل کروں گا، جس کا مجھے حکم دیا گیا اور میں اس راستے کا پہلا شخص ہوں۔ تم میں سے کوئی میرا ساتھ دے یا نہ دے

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

- لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ – (6:163)
- سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ – (7:143)
- إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ – (26:51)
- وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ – (39:12)

○ اور اپنے آپ کو بالکلیہ اپنے رب کے حوالے کر دوں، سو میں تو اسی کے حکم کی تعمیل کروں گا، تم میں سے کوئی میرا ساتھ دے یا نہ دے۔ اس میں دو باتوں کا اعلان:

1. اللہ کے پیغمبر کو تبلیغ و دعوت کے سلسلے میں چاہے کیسے ہی نا مساعد حالات سے واسطہ پڑے، وہ کبھی بھی حالات سے متاثر ہو کر اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں کمی نہیں آنے دیتا۔ مخالفتوں کا بڑے سے بڑا طوفان بھی، اس کے عزم میں کبھی فرق پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہاں بھی اسی عزم و ہمت کا اظہار کیا گیا ہے کہ تم جو کر سکتے ہو کرو، میں تو اللہ کے حکم کی تعمیل میں کبھی کمی کرنے کو تیار نہیں۔
2. مجھے جس دعوت کا حکم دیا گیا وہاں اس بات کا حکم بھی دیا گیا ہے کہ دعوت کا سب سے پہلا نمونہ بھی میں خود ہی بنوں (دنیا کے واعظین، مصلحین اور لیڈروں کے برعکس)۔ میں اللہ کا پہلا مطیع، فرمانبردار

وَمَنۡ يُّصۡرَفۡ عَنۡهُ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ

وَمَنۡ يُّصۡرَفۡ عَنۡهُ - جو پھیر دیا گیا اس سے

صَرَفَ يَصۡرِفُ ، صَرۡفًا - ہٹانا ، ٹالنا، موڑنا پھیرنا، بدل دینا

يَوۡمَئِذٍ (يَوۡمَ + اِذٍ) - اس دن

فَقَدۡ رَحِمَهٗ - تو یقیناً اس نے رحم کیا اس پر

وَ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ - اور یہ کھلی کامیابی ہے

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ - اور اگر پہنچائے تجھ کو اللہ

مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا - چھونا، پہنچانا (۱۱)

بِضُرٍّ - کوئی تکلیف

فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ - تو کوئی دور کرنے والا نہیں ہے اس کو

كَشَفَ يَكۡشِفُ ، كَشۡفًا کھولنا، ظاہر کرنا، دور کرنا

اردو: کشف، انکشاف، منکشف، کاشف

اِلَّا هُوَ - مگر وہی

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ بِخَيۡرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۱۸﴾

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ بِخَيۡرٍ - اور اگر اللہ پہنچائے کوئی بھلائی

فَهُوَ - تو وہ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ - ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

وَهُوَ الۡقَاهِرُ - اور وہ غالب ہے

قَهَرَ يَقْهَرُ ، قَهْرًا - کسی پر غلبہ پا کر ذلیل کرنا، غالب ہونا

قَهْر - کا لفظ عربی میں اس معنی میں استعمال نہیں ہوتا جس معنی میں اردو میں استعمال ہوتا ہے بلکہ اس کے معنی اختیار، قابو، حکومت اور تسلط میں رکھنے کے آتے ہیں (Control)

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ

فَوۡقَ عِبَادِهٖ - اپنے بندوں پر

فَوق - پر، اوپر

وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ - اور وہ حکمت والا ہے باخبر

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ
فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ
عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾

اُس دن جو سزا سے بچ گیا اس پر اللہ نے بڑا ہی رحم کیا اور یہی نمایاں کامیابی ہے
اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں
اس نقصان سے بچا سکے، اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو
وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے

Whosoever has been spared chastisement on that Day, Allah has bestowed His mercy upon him. That is the manifest triumph.
Should Allah touch you with affliction, there is none to remove it but He; and should He touch you with good, He has the power to do everything. He has the supreme hold over His servants. He is All-Wise, All-Aware.

محمد اقبال

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ‌ ؕ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ بِخَيۡرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏ ﴿۱۷﴾

کامیاب زندگی گزارنے کی شاہ کلید

- آدمی اپنے نفع و ضرر کا مالک صرف اللہ ہی کو سمجھے۔ یہ عقیدہ توحید کی آخری بات ہے اور اس کے قبول کرنے اور اسے اختیار کر لینے کے بعد زندگی مکمل تبدیل ہو جاتی ہے
- دنیا میں بہت سے قوت کے آستانے ہیں، بہت سے تخت اقتدار بچھے ہوئے ہیں، بڑی بڑی حویلیاں ہیں، جہاں وڈیرے کبریائی کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ انسانی برادری میں کبر و نخوت کے بیشمار دعویدار ہیں، جو دوسرے کا سر اٹھا کر چلنا برداشت نہیں کرتے اور کتنے ایسے معاشی ساہوکار ہیں، جن کے حکم کی مخالفت انسان کے معاش کو تنگ کر دیتی ہے۔ نتیجتاً اس کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں اللہ تعالیٰ ہی کو نفع و ضرر کا مالک سمجھنا اور اس کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا کسی کے سامنے سر نہ جھکانا، کسی سے امیدیں وابستہ نہ کرنا اور کسی کی بندگی بجا نہ لانا، یہ بہت مشکل کام ہے۔
- اسی وجہ سے آپ ﷺ کے توسط سے یہ بات پوری امت اور انسانیت کی بتا دی گئی کہ جب تک تم اس بات کا یقین پیدا نہیں کرو گے کہ تمہارے نفع و ضرر کا مالک بھی اور تمہاری امیدوں کا پورا کرنے والا بھی صرف اللہ رب العالمین ہے۔ اس وقت تک توحید میں کامل نہیں ہو سکتے
- اس بات کو تاکید کے ساتھ قرآن کریم میں بالکل واضح بیان کیا گیا ہے

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ‌ ؕ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ بِخَيۡرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏ ﴿۱۷﴾

- مَا يَفۡتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَةٍ فَلَا مُمۡسِكَ لَهَا‌ ۚ وَمَا يُمۡسِكۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ؕ (35:2) اللہ نے جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دی اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو روک دے اس کو کوئی کھولنے والا نہیں

- رسول کریم ﷺ فرض نماز کے بعد اکثر یہ کہا کرتے تھے : اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ اے اللہ ! جو آپ نے دیا، اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو آپ نے روک دیا، اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش والے کی کوشش آپ کے مقابلہ میں نفع نہیں دے سکتی۔

- ابن عباسؓ کی روایت کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک سواری پر سوار ہوئے اور مجھے اپنے پیچھے ردیف بنالیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لڑکے !۔ میں نے عرض کیا، حاضر ہوں۔ کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ کو یاد رکھو ! اللہ تم کو یاد رکھے گا۔ تم اللہ کو یاد رکھوگے تو اس کو ہر حال میں اپنے سامنے پاؤگے، تم امن و عافیت اور خوش عیشی کے وقت اللہ تعالیٰ کو پہچانو تو تمہاری مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ تم کو پہچانے ،جب تم کو سوال کرنا ہو تو صرف اللہ سے سوال کرو اور مدد مانگنی ہو تو صرف اللہ سے مدد مانگو۔ جو کچھ دنیا میں ہونے والا ہے، قلم تقدیر اس کو لکھ چکا ہے۔ اگر ساری مخلوقات مل کر اس کی کوشش کریں کہ تم کو ایسا نفع پہنچا دیں، جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں نہیں رکھا تو وہ ہر گز ایسا نہ کر سکیں گے اور اگر وہ سب مل کر اس کی کوشش کریں کہ تم کو ایسا نقصان پہنچاویں، جو تمہاری قسمت میں نہیں ہے تو ہر گز اس پر قدرت نہ پائیں گے۔ اگر تم کر سکتے ہو کہ یقین کے ساتھ اس پر عمل کرو تو ایسا ضرور کرلو، اگر اس پر قدرت نہیں تو صبر کرو کیونکہ اپنی خلاف طبع چیز پر صبر کرنے میں بڑی خیر و برکت ہے اور خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کے ساتھ ہے اور مصیبت کے ساتھ ، راحت اور تنگی کے ساتھ ، فراخی ہے (ترمذی ، مسند احمد بسند صحیح)